

سے ہو؟ اس نے کہا کہ: بنی سہم سے تو فرمایا کہ: «خَرَجَ سَهْمُكَ»: ”تمہارا تیرا نکل گیا“۔ بریدہ اس انداز گفتگو اور حسن گفتار سے بہت متاثر ہوا اور پوچھا کہ: آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ: محمد ابن عبد اللہ ﷺ۔ یمن کر بے ساختہ اس کی زبان سے نکلا: «أَشْهَدُ أَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ» اور قریش کے انعام سے دستبردار ہو کر دولت ایمان سے مالا مال ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

(۴۰۱)

لوگوں سے ان کے اخلاق و اطوار میں ہم رنگ ہونا ان کے شر سے محفوظ ہو جانا ہے۔

(۴۰۲)

ایک ہم کلام ہونے والے سے کہ جس نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر ایک بات کہی تھی، فرمایا: تم پر نکلتے ہی اڑنے لگے اور جوان ہونے سے پہلے بلبلانے لگے۔ سید رضی فرماتے ہیں کہ: اس فقرہ میں ”شکیر“ سے مراد وہ پدیں جو پہلے پہل نکلتے ہیں اور ابھی مضبوط و مستحکم نہیں ہونے پاتے۔ اور ”سقب“ اونٹ کے بچے کو کہتے ہیں اور وہ اس وقت بلبلاتا ہے جب جوان ہو جاتا ہے۔

(۴۰۳)

جو شخص مختلف چیزوں کا طلبگار ہوتا ہے اس کی ساری تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔ (طَلَبُ الْكُلِّ فَوْتُ الْكُلِّ)۔

(۴۰۴)

حضرت سے ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ (قوت و توانائی نہیں مگر اللہ کے سبب سے) کے معنی دریافت کئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ: ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کے مالک نہیں۔ اس نے جن چیزوں کا ہمیں مالک بنایا ہے بس ہم انہیں پر اختیار رکھتے ہیں۔ تو جب اس نے ہمیں ایسی چیز کا مالک بنایا جس پر وہ ہم سے زیادہ اختیار رکھتا ہے تو ہم

(۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُقَارَبَةُ النَّاسِ فِي اخْلَاقِهِمْ اَمْنٌ مِّنْ غَوَائِبِهِمْ.

(۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ مُخَاطِبِيهِ، وَ قَدْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُسْتَصْعَرُ مِثْلُهُ عَنْ قَوْلٍ مِثْلِهَا: لَقَدْ طُرَّتْ شَكِيرًا، هَذَرَتْ سَقْبًا. قَالَ الرَّضِيُّ: وَ «الشَّكِيرُ» هَهُنَا: اَوَّلُ مَا يُبْتُ مِّنْ رِّيشِ الطَّائِرِ قَبْلَ اَنْ يَقْوَى وَ يَسْتَحْصِفَ، وَ «السَّقْبُ»: الصَّغِيرُ مِنَ الْاِبِلِ، وَ لَا يَهْدُرُ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَسْتَفْجَلَ.

(۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ اَوْ مَّا اِلَى مُتَفَاوِتٍ خَذَلْتُهُ الْحَيْلُ.

(۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِمْ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ: اِنَّا لَا نَمْلِكُ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَ لَا نَمْلِكُ اِلَّا مَا مَلَكْنَا، فَمَنْتَى مَلَكْنَا مَا هُوَ اَمْلِكُ بِهِ مِنَّا

كَلَّفْنَا، وَ مَتَى أَخَذَهُ مِنَّا وَضَعٌ
پر شرعی ذمہ داریاں عائد کیں اور جب اس چیز کو واپس لے لے گا تو ہم
سے اس ذمہ داری کو بھی برطرف کر دے گا۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کو کسی شے پر مستقلاً تمکک و اختیار حاصل نہیں، بلکہ یہ حق ملکیت و قوت تصرف کا بخشا ہوا ایک عطیہ ہے اور جب تک یہ تمکک و اختیار باقی رہتا ہے تکلیف شرعی برقرار رہتی ہے اور اسے سلب کر لیا جاتا ہے تو تکلیف بھی برطرف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں تکلیف کا عائد کرنا تکلیف مالا یطاق ہے جو کسی حکیم و دانائی کی طرف سے عائد نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اللہ سبحانہ نے اعضاء و جوارح میں اعمال کے بجالانے کی قوت و دیعت فرمانے کے بعد ان سے تکلیف متعلق کی۔ لہذا جب تک یہ قوت باقی رہے گی ان سے تکلیف کا تعلق رہے گا اور اس قوت کے سلب کر لینے کے بعد تکلیف بھی برطرف ہو جائے گی۔ جیسے زکوٰۃ کا فریضہ اسی وقت عائد ہوتا ہے جب دولت ہو۔ اور جب وہ دولت کو چھین لے گا تو اس کے نتیجہ میں زکوٰۃ کا وجوب بھی ساقط کر دے گا، کیونکہ ایسی صورت میں تکلیف کا عائد کرنا عقلاً قبیح ہے۔

☆☆☆☆☆

(۴۰۵)

عمار بن یاسر کو جب مغیرہ ابن شعبہ سے سوال و جواب کرتے سنا تو ان سے فرمایا:

اے عمار! اسے چھوڑو! اس نے دین سے بس وہ لیا ہے جو اسے دنیا سے قریب کرے، اور اس نے جان بوجھ کر اپنے کو اشتباہ میں ڈال رکھا ہے تاکہ ان شبہات کو اپنی لغزشوں کیلئے بہانہ قرار دے سکے۔

(۴۰۶)

اللہ کے یہاں اجر کیلئے دولت مندوں کا فقیروں سے عجز و انکساری برتنا کتنا اچھا ہے! اور اس سے اچھا فقراء کا اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے دولت مندوں کے مقابلہ میں غرور سے پیش آنا ہے۔

(۴۰۷)

اللہ نے کسی شخص کو عقل و دیعت نہیں کی ہے مگر یہ کہ وہ کسی دن اس کے ذریعہ سے اسے تباہی سے بچائے گا۔

(۴۰۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَ قَدْ سَمِعَهُ يُرَاجِعُ
الْمُخَيَّرَةَ بَنَ شُعْبَةَ كَلَامًا:
دَعُهُ يَا عَمَّارُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْخُذْ مِنَ الدِّينِ
إِلَّا مَا قَارَبَهُ مِنَ الدُّنْيَا، وَ عَلَى عَمْدٍ لِّبَسِّ
عَلَى نَفْسِهِ لِيَجْعَلَ الشُّبُهَاتِ عَازِرًا
لِسَقَطَاتِهِ.

(۴۰۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَحْسَنَ تَوَاضُعِ الْأَغْنِيَاءِ لِلْفُقَرَاءِ
طَلَبًا لِمَا عِنْدَ اللَّهِ! وَ أَحْسَنُ مِنْهُ تَبِيهُ
الْفُقَرَاءِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ إِتْكَالًا عَلَى اللَّهِ.

(۴۰۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا اسْتَوْدَعَ اللَّهُ امْرَأً عَقْلًا إِلَّا اسْتَنْقَذَهُ
بِهِ يَوْمًا مَّا!

(۴۰۸)

جو حق سے ٹکرائے گا حق اسے پچھا ڈے گا۔

(۴۰۹)

دل، آنکھوں کا صحیفہ ہے۔

(۴۱۰)

تقویٰ، تمام خصلتوں کا سر تاج ہے۔

(۴۱۱)

جس ذات نے تمہیں بولنا سکھایا ہے اسی کے خلاف اپنی زبان کی تیزی صرف نہ کرو، اور جس نے تمہیں راہ پر لگایا ہے اس کے مقابلہ میں فصاحتِ گفتار کا مظاہرہ نہ کرو۔

(۴۱۲)

تمہارے نفس کی آراستگی کیلئے یہی کافی ہے کہ جس چیز کو اوروں کیلئے ناپسند کرتے ہو اس سے خود بھی پرہیز کرو۔

(۴۱۳)

جو انہردوں کی طرح صبر کرے، نہیں تو سادہ لوحوں کی طرح بھول بھال کر چپ ہوگا۔

(۴۱۴)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے اشعث ابن قیس کو تعزیت دیتے ہوئے فرمایا:

اگر بزرگوں کی طرح تم نے صبر کیا تو خیر، ورنہ چوپاؤں کی طرح ایک دن بھول جاؤ گے۔

(۴۱۵)

دنیا کے متعلق فرمایا:

دنیا دھوکے باز، نقصان رساں اور رواں دواں ہے۔ اللہ نے اپنے

(۴۰۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ صَارَ عَ الْحَقِّ صِرَعَهُ.

(۴۰۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْقَلْبُ مُصْحَفُ الْبَصْرِ.

(۴۱۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْتَّقَى رَيْسُ الْاَخْلَاقِ.

(۴۱۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَجْعَلَنَّ ذَرْبَ لِسَانِكَ عَلَى مَنْ اَنْطَقَكَ، وَ بِلَاغَةَ قَوْلِكَ عَلَى مَنْ سَدَّ دَكَ.

(۴۱۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَفَاكَ اَدْبًا لِنَفْسِكَ اجْتِنَابَ مَا تَكْرَهُهُ مِنْ غَيْرِكَ.

(۴۱۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ صَبَرَ صَبْرَ الْاَحْوَارِ، وَ اِلَّا سَلَ سُلُوْ الْاَغْمَارِ.

(۴۱۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ فِي خَبْرِ اٰخَرَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مَعْرَبًا:

اِنْ صَبَرْتَ صَبْرَ الْاَكَاْمِرِ، وَ اِلَّا سَلَوْتَ سُلُوْ الْبَهَائِمِ.

(۴۱۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي صِفَةِ الدُّنْيَا:

تَعْرُ وَ تَضُرُّ وَ تَمُرُّ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ